ریشمی رومال تحریک کا اصل نام برلن پلان تھا

لاہور (پ ل) ریشمی رومال تحریک کا اصل نام "برلن پلان" تھا جو ۱۵؍ اگست ۱۹۱۵ء کو کابل میں جرمنی اور ترکی کی مدد سے تیار کیا گیا۔ ہندوستان کی آزادی کے اس منصوبے کی تشکیل میں راجہ مہندر پرتاپ، مولانا برکت اللہ اور مولانا عبیداللہ سندھی نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ یہ انکشاف جرمنی کی وزارت خارجہ کے ایک سابق ڈپٹی سیکریٹری اور برلن یونیورسٹی میں سیاسیات کے استاد پروفیسر اولف شمل نے ایک خصوصی ملاقات میں کیا۔ پروفیسر اولف شمل آج کل پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے ہیں اور "برلن پلان" پر کتاب لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ برلن پلان دراصل شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے ذہن کی اختراع تھی۔ اس منصوبے کے تحت جرمنی، ترکی اور افغانستان کے علاوہ روس، چین اور جاپان کی مدد سے ہندوستان کو آزاد کروانا تھا۔ تاہم مولانا محمود الحسن صرف جرمنی، ترکی اور افغانستان کے حکمرانوں کو راضی کر سکے۔ اس پلان کے لیے مالی امداد کراچی کے تاجر حاجی عبداللہ ہارون نے فراہم کی تھی، جب کہ مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا محمد علی جوہر، حکیم اجمل خان اور نواب وقار الملک نے بھی برلن پلان کے تحت بہت سا کام کیا۔ پروفیسر اولف شمل کے مطابق ۱۵؍ اگست ۱۹۱۵ء کو کابل میں ہونے والے اجلاس میں جرمن وزارت خارجہ کے ایک افسر ڈاکٹر منیر بے، جرمن آرمی کے کیپٹن سینڈرز میر، لیفٹنٹ وان ہینٹگ اور کیپٹن ویگنر کے علاوہ ترکی کی خلافت عثمانیہ کا ایک نمائندہ شامل تھا۔ اس اجلاس میں طے پایا کہ جرمنی قبائلی علاقوں میں فوجی تربیت کے کیمپ بنائے گا۔ نیز افغانستان کے راستے سے ساٹھ ہزار جرمن فوجی اور مالی امداد بھی فراہم کی جائے گی۔ نتیجے میں سلطنت عثمانیہ نہ

صرف جرمنی کی حمایت کرے گی بلکہ سلطان ترکی' برطانیہ کے خلاف اعلان جہاد کر دے گا۔ ترکی اور افغانستان کو یہ ضمانت دی گئی کہ ان کے خلاف جارحیت کی صورت میں جرمنی اور ہندوستان ان کا تحفظ کریں گے۔ اس اجلاس کے بعد ہندوستان کی جلاوطن حکومت تشکیل دی گئی جس کا صدر راجہ مہندر پرتاب وزیر اعظم' مولانا برکت اللہ' وزیر خارجہ مولانا عبیداللہ سندھی اور فیلڈ مارشل مولانا محمود الحسن کو بنایا گیا۔ ۲۶ مئی ۱۹۱۶ء کو عبیداللہ سندھی نے عبدالباری اور شجاع اللہ کو حتمی معاملات طے کرنے کے لیے جرمنی بھیجا لیکن روس میں ان دونوں کو گرفتار کر کے برطانیہ کے حوالے کر دیا گیا۔ اس دوران کابل کے نواحی علاقے باغ بابر میں جرمن آرمی کے لیفٹنٹ والکاٹ نے تربیتی کیمپ قائم کر لیا۔ ایک روز وہ مجاہد بھرتی کرنے قبائلی علاقے میں آیا اور گرفتار ہوگیا۔ انگریزوں نے اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ مولانا عبیداللہ سندھی نے ریشمی رومالوں پر خفیہ پیغامات لکھ کر اپنے ساتھیوں کو ہندوستان بھیجے لیکن یہ رومال پکڑے گئے اور منصوبہ بے نقاب ہو گیا۔ سینکڑوں افراد گرفتار ہوئے۔ کابل کا حکمران امیر حبیب اللہ خوف زدہ ہو گیا اور یوں منصوبہ دھرے کا دھرا رہ گیا۔ ۱۹۱۷ء میں انقلاب روس کے بعد لینن نے مولانا عبیداللہ سندھی کو ماسکو بلایا اور ہندوستان کی آزادی کے لیے تعاون کی پیش کش کی۔ جرمنی نے بھی ایک دفعہ پھر رضامندی ظاہر کر دی لیکن کابل نے مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ پروفیسر اولف شمل کے مطابق حاکم جدہ نے مولانا محمود الحسن کو گرفتار کروا دیا تھا۔ ورنہ یہ منصوبہ دوبارہ بھی شروع ہو سکتا تھا۔ ۱۹۳۳ء میں ہٹلر نے برسر اقتدار آکر اپنی وزارت خارجہ کو حکم دیا کہ ہندوستانی علماء کے ساتھ دوبارہ رابطہ کیا جائے لیکن علامہ عنایت اللہ مشرقی کے علاوہ کسی سے رابطہ نہ ہوا۔ پروفیسر اولف شمل کا کہنا ہے کہ اگر کابل مدد کرتا تو نہ سلطنت عثمانیہ ختم ہوتی اور نہ ہی ہندوستانیوں کو مزید تیس سال غلام رہنا پڑتا کیونکہ جرمنی' ترکی اور روس نے ہندوستان کو گھیرا ڈال لینا تھا۔

(روزنامہ جنگ لندن' ۱۶ر اگست ۱۹۹۴ء)